48979 ـ مسافر کو مشقت نہ بھی ہو تو وہ نماز قصر کرے گا

سوال

قصر میں کیا چیز معتبر ہے، مشقت کا ہونا یا کہ صرف سفر کی موجودگی ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

نماز قصر کرنے کے لیے سفر معتبر ہے، چاہے مسشقت ہو یا نہ.

اللہ سبحانہ وتعالی اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز قصر کے حکم کو سفر پر معلق کیا ہے.

فرمان باری تعالی ہے:

اور جب تم زمین میں سفر کرو تو تم پر نماز قصر کرنے میں کوئی حرج نہیں اگر تم ڈرو کہ کافر تمہیں فتنہ میں ڈالیں گے، یقینا کافر تمہارے کھلے دشمن ہیں النساء (101).

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" سفر کی نماز دو رکعت ہے "

سنن نسائی حدیث نمبر (1420) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح نسائی میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

اور ایك حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان کچھ اسطرح ہے :

" یقینا اللہ تعالی نے مسافر سے آدھی نماز معاف کردی ہے "

سنن نسائی حدیث نمبر (2275) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح نسائی میں اسے حسن قرار دیا ہے.

اس کی دلیل یہ بھی ہے کہ: مقیم شخص (جو مسافر نہیں) کے لیے نماز قصر کرنی جائز نہیں، چاہے اسے پوری نماز ادا کرنے میں مشقت بھی ہوتی ہو اس کی دلیل یہ ہے کہ حکم کو سفر کے ساتھ معلق کیا گیا ہے نہ کہ مشقت کے ساتھ.

مستقل فتوى كميٹی سے درج ذيل سوال كيا گيا:

اگر كوئى انسان لمبى مسافت كا ہوائى جہاز كے ذريعہ سفر كرے ليكن يہ سفر دو گھنٹے يا اس سے بھى كم ميں طے ہو جاتا ہے تو كيا يہ مسافر نماز قصر كرے گا، اور رمضان ميں روزہ افطار كر سكتا ہے يا نہيں ؟

اور اسى طرح ايك انسان گاڑى كے ذريعہ تقريبا دو سو ميل يا اس سے زيادہ مثلا اڑھائى گھنٹوں ميں طے كرتا اور شام كو واپس اپنے گھر لوٹ آتا اور نماز قصر كرتا ہے تو كيا يہ قصر كرنى جائز ہے يا كہ نہيں ؟ ليكن اگر سفر كى مشقت اور تھكاوٹ ہو تو پھر قصر كرے ؟

كميٹى كا جواب تھا:

" جتنى مسافت كا سوال كا ذكر ہوا ہے مسافر كے ليے اس ميں نماز قصر كرنى اور اسى مسافت ميں روزہ افطار كرنے كى رخصت ہے، چاہے وہ مسافت كم وقت يا زيادہ ميں طے كى جائے، ايك گھنٹہ يا اس سے زيادہ وقت لگے، اور چاہے اسے مشقت ہو يا نہ؛ كيونكہ سفر كى شان ہى مشقت ہے، چاہے بالفعل مشقت نہ بھى ہوتى ہو، يہ اللہ تعالى كى جانب سے اپنے بندوں پر رحمت اور فضل ہے " اھـ

ديكھيں: فتاوى اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والافتاء (8 / 127).

واللہ اعلم .